پندرہ روزہ

الہلال

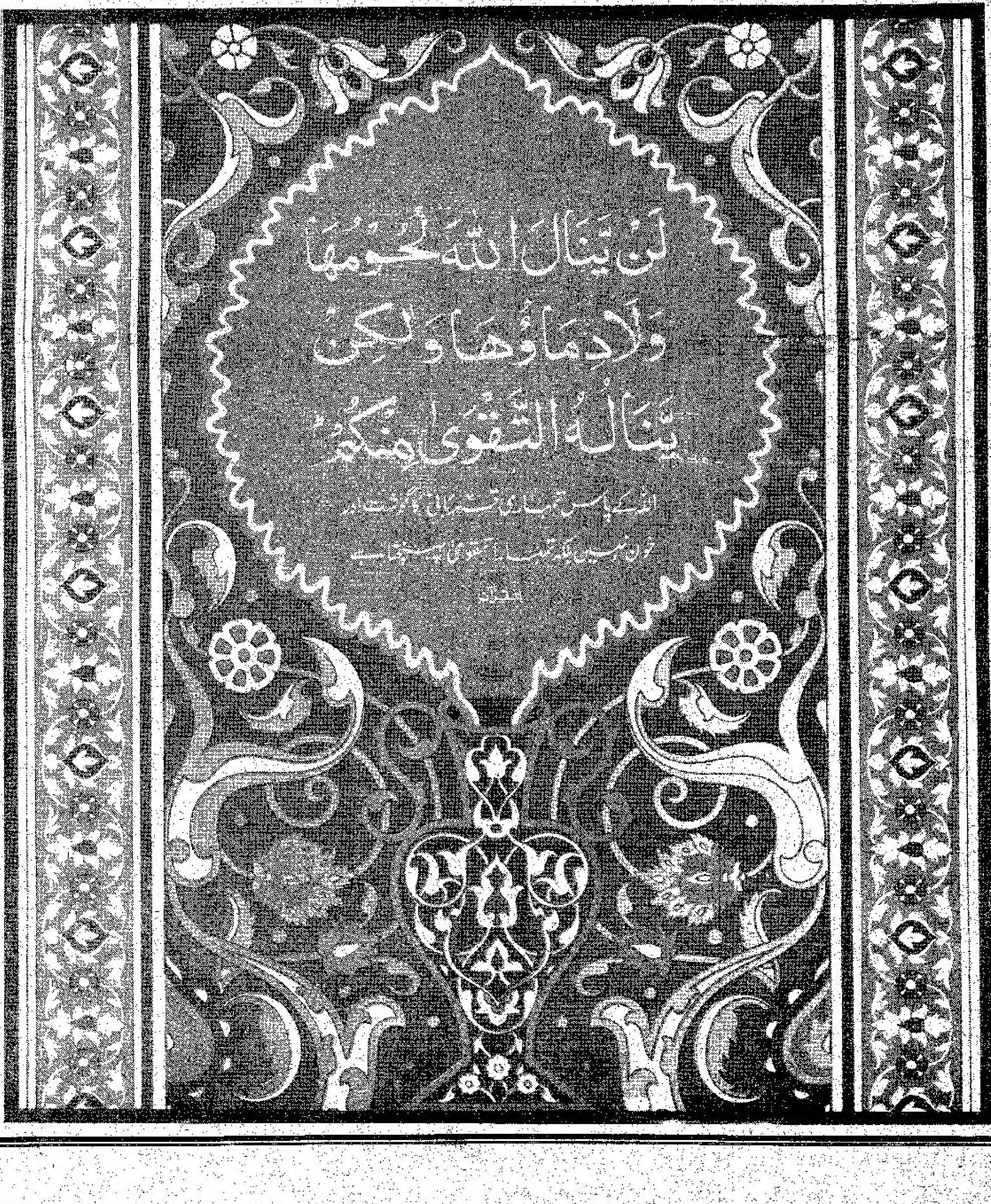
ٹورانٹو ۔ کنیڈا

قیمت: ۵۰ سینٹ

۷ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ
۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء

بیرونِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان ۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار

جلد: ۱۰
شمارہ: ۱۴



چوہدری ظہور الٰہی قاتلانہ حملہ میں جاں بحق ہوگئے

لاہور میں جسٹس مشتاق کے مکان کے قریب کار سے فائرنگ اور دستی بم سے حملہ کیا گیا

چوہدری ظہور الٰہی کا ڈرائیور بھی جاں بحق ہوگیا۔ جسٹس مولوی مشتاق زخمی ہوگئے

وہ صدر جنرل ضیاء الحق کے ہو مرتبہ اور آپ کے بعد پر ... حکومت کی باقاعدہ تشکیل سے پہلے ہی وفاقی حکومت میں ... تحریک ... ۱۹۸۰ء میں وفاقی وزیر ... نوٹ ... کئے گئے تھے۔



چوہدری ظہور الٰہی

لاہور (ـــــ) رپورٹ۔ سابق وفاقی وزیر محنت و افرادی قوت اور ممتاز مسلم لیگی رہنما چوہدری ظہور الٰہی آج ایک قاتلانہ حملہ میں جاں بحق ہوگئے۔ ان کے ساتھ ان کا ڈرائیور نسیم بھی جاں بحق ہوگیا۔ ... چوہدری ظہور الٰہی کی کار پر ایک نامعلوم شخص نے فائرنگ کی اور دستی بم پھینکا گیا۔ چوہدری ظہور الٰہی مرحوم کے ساتھ ان کی کار میں لاہور ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس اور چیف الیکشن کمشنر جسٹس مشتاق حسین اور ... بھی تھے۔ ... جسٹس مشتاق حسین ... زخمی ہوگئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چوہدری ظہور الٰہی مرحوم ایک اہم معاملے پر مشورہ کرنے ماڈل ٹاؤن میں واقع جسٹس مشتاق حسین کی رہائش گاہ کی جانب جا رہے تھے ... چوہدری ظہور الٰہی اور جسٹس مشتاق حسین ... جسٹس مشتاق حسین کی رہائش گاہ کے قریب ... پہنچے ... بیان کیا جاتا ہے کہ ... چوہدری ظہور الٰہی کی کار پر ... فائرنگ کی گئی جس سے چوہدری ظہور الٰہی ... اس کے بعد ... چوہدری ظہور الٰہی کی کار پر ایک دستی بم پھینکا گیا جس سے چوہدری ظہور الٰہی کی ... موقع پر ہی جاں بحق ہوگئے۔ ... جسٹس مشتاق حسین کو ... ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ ...

... ہسپتال ... جسٹس مشتاق حسین ... چوہدری ظہور الٰہی ... ۱۹۶۲ء میں آزاد امیدوار کی حیثیت سے قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے تھے بعد میں وہ پاکستان مسلم لیگ میں شامل ہوگئے ... مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل بھی ہوگئے تھے ... کے انتخابات میں بھی قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے تھے۔





جنرل ضیاء الحق ... اور دیگر رہنما ... / وفاقی وزیر ... اور دیگر ...





چوہدری ظہور الٰہی کی لاش ایمبولینس میں رکھی جا رہی ہے۔ / چوہدری ظہور الٰہی کے ڈرائیور کی لاش گجرات روانگی کیلئے ایمبولینس میں رکھی جا رہی ہے۔

"چوہدری ظہور الٰہی کی خدمات قابلِ تقلید ہیں" جنرل ضیاء

گجرات میں مرحوم کے گھر پر صدر پاکستان نے فاتحہ خوانی کی

(گجرات) ـــــ ممتاز مسلم لیگی لیڈر چوہدری ظہور الٰہی کی موت پر اظہار افسوس کرنے کے لئے پاکستان کے صدر اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل ضیاء الحق ... مرحوم کے گھر گجرات گئے جہاں انہوں نے مرحوم کے اہل خانہ سے ... تعزیت کا اظہار کیا ... فاتحہ خوانی کی ... جنرل ضیاء نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے انہیں مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کے لئے کہا اور بتایا کہ مرحوم کی خدمات قابل تقلید ہیں۔ جنرل ضیاء نے کہا کہ حکومت کی یہ نہایت اہم ذمہ داری ہے کہ وہ ہر چھوٹے بڑے شہری کی جان و مال کی حفاظت کرے اور نظم و نسق کا خیال رکھے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اپنی اس ذمہ داری سے آگاہ ہے ... اسلام کے اصولوں کے مطابق انصاف قائم کرنے کے لئے ... گجرات میں مختصر قیام کے بعد جنرل ضیاء ... واپس راولپنڈی پہنچ گئے۔

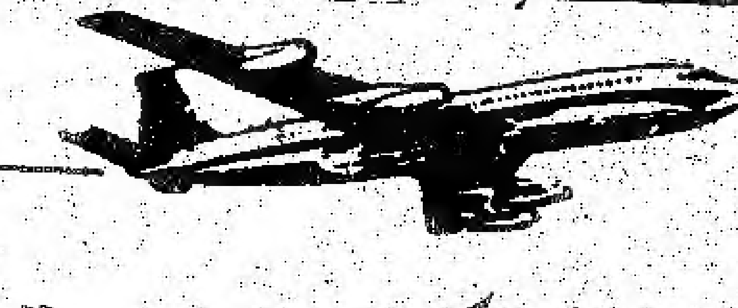
چوہدری ظہور الٰہی کے قاتل

لاہور (ـــــ) حکام کا خیال ہے کہ چوہدری ظہور الٰہی اور ان کے ڈرائیور کو خفیہ تخریبی تنظیم کے ایجنٹوں نے ہلاک کیا ہے۔ پولیس افسروں نے قاتلوں کے ملک سے فرار ہونے کو خارج از امکان قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قاتل ملک کے اندر ہی چھپے ہو سکتے ہیں جن کی تلاش ... جاری ہے ... ملک کے مختلف حصوں میں ... کئی لوگوں سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے ... جائے واردات کے قریب ...

... چوہدری ظہور الٰہی کے قتل کا سراغ نہیں ملا ... لاہور ...

انکشاف

پشاور (ـــــ) مقامی پولیس نے دھماکہ خیز مادہ رکھنے اور تخریبی لٹریچر رکھنے کے الزام میں تین افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ ان تین افراد میں سے ایک افغان ہے۔ ... افغانستان سے پشاور لائے گئے ... پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔



زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں مسلح تصادم: ایک طالب علم ہلاک سات زخمی

یونیورسٹی غیر معینہ عرصہ کے لئے بند کر دی گئی، ہوسٹل خالی کرا لئے گئے

فیصل آباد (ـــــ) یہاں زرعی یونیورسٹی میں اسلامی جمعیت طلبہ کے گروپ اور انقلابی کونسل کے حامیوں کے درمیان مسلح تصادم میں ایک طالب علم جاں بحق اور سات شدید طور پر زخمی ہوگئے۔ زخمیوں کو ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہے۔ جاں بحق ہونے والے طالب علم ... کا تعلق اسلامی جمعیت طلبہ سے تھا ... یونیورسٹی غیر معینہ مدت کے لئے بند کر دی گئی ہے اور ہوسٹل خالی کرا لئے گئے ہیں ... پولیس ... تصادم ... لاہور ... کے اجلاس ... اس واقعہ کی مذمت کی گئی۔

سعودی عرب میں غیر ملکی کارکن

... سعودی عرب میں کام کرنے والے پاکستانی ... غیر ملکی ... مالکان ... کام ...

...: عین عبادت

(ـــــ) پاکستان کی کرنسی ... نوٹوں ... اطلاعات ... چلتے رہیں گے۔

بنگلہ دیش کے بارہ فوجی افسروں کو سزائے موت دے دی گئی

صدر ضیاء الرحمن کے خلاف بغاوت اور انہیں قتل کرنے کے ملزموں کو فوجی عدالت نے موت کی سزا سنائی تھی

اپوزیشن پارٹیوں کی طرف سے عام عدالت میں مقدمے کی سماعت کی اپیل مسترد کر دی گئی

سزائے موت پانے والے تاریخ کے بدترین مجرم تھے۔ جسٹس ستار

جاپانی رکن پارلیمنٹ نے اسلام قبول کر لیا

بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے لئے اسلام آباد میں رہائشی فلیٹوں کا منصوبہ

31 دسمبر 1981ء تک درخواستیں طلب کر لیں

چھوٹی صنعتوں کا منصوبہ

انڈین ایئرلائنز کا طیارہ اغوا کر کے لاہور میں اتار لیا گیا

نئی دہلی سے سری نگر جانے والے طیارہ کو آزاد خالصتان کی تحریک کے چھ کارکنوں نے اغوا کیا

بھارت میں گرفتار سکھ لیڈروں کی رہائی اور پانچ لاکھ ڈالر کا مطالبہ

[illegible]

... ۱۹۷۱ء میں بھی بوئنگ ۔ ۔ طیارہ اغوا کر کے لاہور میں اتار لیا گیا تھا لیکن اس وقت طیارہ اغوا کرنے والوں کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔

طیارہ رہا کروالیا گیا

کریاؤں سے مسلح چھ سکھوں کو ابھی شام پاکستانی نوجوانوں نے قابو کر لیا بھارتی طیارے کے اغوا اور رہائی کی پوری تفصیلات "البلال" کے آئندہ شمارے میں ملاحظہ کیجئے۔

افغان حکام نے طیارہ اغوا کرنے والوں کو پناہ دی ہے

بین الاقوامی ضابطے کے تحت اغوا کنندگان کو پاکستان کے حوالے کرنا ضروری تھا

کابل حکام نے پاکستان کے خط کا جواب نہیں دیا

اسلام آباد ۔۔۔۔۔ آزاد ۔۔۔۔۔ [illegible]

اورنگ زیب عالمگیر کے دور کا قرآن حکیم کا نادر نسخہ نیویارک میوزیم کو پیش کیا جائے گا

[illegible]

بلوچستان میں بھرتی

[illegible]

مصطفیٰ جتوئی اور حفیظ پیرزادہ امریکہ کے دورہ پر جائیں گے

جتوئی نے امریکی نائب وزیر خارجہ کے ساتھ دورہ پاکستان کے دوران ملاقات کی تھی

[illegible]

پندرہ روزہ
الہلال
ٹورانٹو کینیڈا

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ
سنو! اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے (القرآن)

ایثار طلب عید

آج عید قرباں ہے۔ عید قرباں ہر سال آتی ہے۔ ایک بھی آئی ہے۔ مگر اب کے لرزتی کانپتی، ڈگمگاتی، لڑکھڑاتی آئی ہے۔

اب کے برس عید قرباں کے یہ تیور مخفی نہیں، چھپے ڈھکے نہیں۔ زمانہ بھر کے سامنے عیاں ہیں، کھلی آنکھوں دیکھنے کے لیے نمایاں ہیں۔ افغانستان میں شرار بولہبی سے چراغ مصطفوی کی ستیزہ کاری، ایران و عراق کو باہم دست و گریباں کرکے دونوں اسلام دشمن بڑی طاقتوں کا تیلیں بہانا اور اپنی تخلیق مجلس اسرائیل کے لیے مسرت و کامرانی کے سامان فراہم کرنا، ارٹیریا کے مسلمانوں پر الحاد کی لشکر کشی، فلپائن میں فرزندان توحید کی باطل سے نبرد آزمائی، اسلامی ممالک سے قدرت کی عطا کردہ تیل کی دولت لازوال چھین لینے کے لیے خلیج میں دونوں بڑی طاقتوں کی ایک دوسرے کے ساتھ بظاہر مخالفت لیکن درحقیقت دوستانہ معاہدے کے تحت شورشیں و حرکات، مصر و شام میں مسلمانوں ہی کے ہاتھوں مسلمانوں کو پٹوانا، مختصر یہ کہ اقطائے عالم میں جہاں جہاں اسلام کے پرستار اور عظمت کے شیدائی موجود ہیں انہیں ہر طرف سے گھیر لینے اور بے بس کر دینے کے منصوبے پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ آنے والی صدی مسلمانان عالم سے صرف جانوروں ہی کی نہیں ان کے پرستاروں کی قربانی مانگتی ہے۔ سنت ابراہیمی کے تمام پیرواؤں سے اپنے جگر گوشوں کو برائے تسلیم و رضا میدان جہاد کی طرف بھیجنے کا ایثار طلب کرتی ہے۔

خداوند قدوس کو کسی ذبیحہ جانور کا گوشت اور اس کی شہ رگ سے بہتا ہوا لہو مطلوب نہیں۔ ہمارا وہ ایقان، وہ جذبۂ صادق مطلوب ہے کہ اس کی کبریائی کا بول بالا کرنے، اس کے عطا کردہ دین کا پرچم بلند کرنے اس کے دشمنوں کے عزائم، ان کے سرکشوں اور باغیوں کے سر کچل دینے کے لیے ہم بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔

اس لیے آئیے ہم اپنے گرد و پیش نظر ڈالیں، اپنی آنکھیں کھول کر دنیا کو دیکھیں، باطل قوتوں کی سازشوں کو سمجھیں، اسلام دشمنی کس کس روپ میں ہمارے سامنے جلوہ گر ہے، پہچانیں۔ گذرتی صدی کے تیور اور آتی صدی کے انداز کو پرکھیں اور احیائے اسلام کے مطالبات پورے کرنے کے لیے اپنے اندر ایثار و قربانی کا وہی جذبہ بیدار پیدا کریں جو اگلی پچھلی تمام عید قرباں کا بالعموم اور اس عید قرباں کا بالخصوص پیغام ہے۔

جو مسلمان جہاں جہاں بھی زیر دست ہے، مظلوم ہے، اس کی درد مندی اس کی حمایت، اس کی مدد، اس سے تعاون، اس کی حوصلہ افزائی، اس کی بہی خواہی ہمارا دینی فریضہ ہے۔ جسے ہمیں اپنے بیٹے کے حج اکبری کی تیغ کو پیش کر جانے کی طرح ایسی خوشی اسی شادمانی کے ساتھ تیار رہنا چاہیے جس خوشی اور جس شادمانی سے ہم آج کا دن منا رہے ہیں۔ حکم خدا کی تعمیل، دین ہدیٰ کے مقاصد کی تکمیل کے لیے قربانی دینا اور قربان ہو جانے کے لیے تیار رہنا ہی ہماری زندگی کا حقیقی نصب العین ہے۔ جو ہر لمحہ ہمارے پیش نظر رہے تو عید سچ مچ ہماری عید ہے۔ یہ نصب العین نگاہوں سے اوجھل ہوا اور محض رسم و رواج کی ڈھنڈورا ہاری تحریک بعمل کرمیں اپنے اس نصب العین سے دور کر دے تو یہ عید ہماری عید نہیں خدانخواستہ وعید ثابت ہو سکتی ہے۔

آئیے آج کے دن ہم اپنے رب کے سامنے سرنیاز جھکا کر دعا کریں کہ بار الہا! ہمیں، ہمارے عوام و خواص کو اسی نصب العین کا شیدائی بنا دے اور ہم دنیا کے جس حصے میں جہاں کہیں بھی ہیں تیرے دین کا پرچم بلند کرنے اور تیرے دین کی دشمن طاغوتی طاقتوں کو زمین بوس کر دینے کے لیے ہر رنگ و نسل، ہر فرق و امتیاز، ہر تفریق و نفاق سے بچ کر پھر ملت واحدہ بن جائیں جس نے سربکف اور کفن بردوش ہو کر اپنی مادی بے بضاعتی کے باوجود قیصر و کسریٰ کے ایوانوں کی اینٹ سے اینٹ بجا دی تھی۔ عہد جدید کے قیصر و کسریٰ آج پھر ہمیں آنکھیں دکھا رہے ہیں۔

اے رب نعقدو! ہماری دستگیری فرما اور ہمیں ایک بار پھر اسی عرفان سے آشنا کر دے کہ

کہ اپنے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں

بنی صدر کی سیڑھی

طاہر مسعود

بنی صدر نے اپنے چہرے سے ماسک اتار دیا۔ انھوں نے یہ ماسک کب پہنا تھا؟ ہمیں نہیں معلوم۔ فی الحال قریب ماسک اتر چکا ہے اور دنیا کے سامنے بنی صدر کا اصلی چہرہ موجود ہے۔ اس چہرے سے مشرق میں جرأت مندی اور بہادری کی علامتیں بھی غائب ہیں۔ بنی صدر ان کو چھوڑ کر ایران میں چھوڑ آئے ہیں کیونکہ انھیں اپنی زندگی بہت پیاری تھی۔ اتنی پیاری کہ وہ اپنی بیوی اور بچوں کو بھی چلتے وقت اپنے ساتھ نہیں لا سکے تھے۔ ظاہر ہے آدمی اگر زندہ ہے تو بیوی بھی مل جاتی ہے اور بچے بھی پیدا ہو ہی جاتے ہیں۔

بنی صدر کی زندگی صرف ان ہی کو نہیں، فرانس، امریکہ اور یورپ کے بہت سے ممالک کو عزیز ہے۔ وہ بنی صدر کی زندگی اور صحت کی خصوصی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔ انھیں تندرست، توانا اور چاق و چوبند رکھنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ بنی صدر ان کے پہلوان کی حیثیت سے اکھاڑے میں اترے ہیں اور انھوں نے آیت اللہ خمینی کو چیلنج کیا ہے۔ جب مقابلے کا باقاعدہ آغاز ہوگا تو پویلین میں بیٹھ کر صدر متراں، ریگن اور مسز تھیچر تالیاں بجا رہے ہوں گے اور بنی صدر کی حمایت میں نعرے لگا رہے ہوں گے۔

"شاباش میرے شیر! شاباش"

چالاک ممالک کے سربراہوں نے اس محاورے کو فراموش نہیں کیا ہے کہ دشمن کا دشمن ہمیشہ دوست ہوتا ہے۔ اس دوست سے ہاتھ ملاؤ، اس کی حفاظت کرو، اس کی پشت پر تھپکی دو اور کہو: "جم جا بیٹا، سولی پہ جمہوریت، آزادی اور انصاف کے نام پر دام بچھا کر رکھے گا!"

بنی صدر فرانسیسی پولیس کی پناہ (قید) میں جانے سے قبل بھی بے حد اچھے لگے ہیں۔ ان کی جرأت، بیباکی اور جذباتیت نوجوانوں کے لیے بڑی حد تک آئیڈیل تھی۔ وہ ایک طرف جارح ملک کے حملے کے خلاف محاذ جنگ پر جا کر فوجیوں کے حوصلے بلند کر رہے تھے اور دوسری طرف ایران کو انتہا پسندی کے بجائے اعتدال کی راہ پر لے جانے کے لیے کوشاں تھے۔ انھوں نے مرکزی پر عدالتوں، کڑی سزاؤں اور سختی سے اسلام نافذ کرنے کے فیصلوں کے بارے میں ایک معتدل مزاج رویہ اپنایا ہوا تھا۔ لیکن آہستہ آہستہ ان کے انداز میں جارحیت آتی چلی گئی اور ایسا محسوس ہونے لگا کہ اب بنی صدر کے اعصاب پر جھنجھلاہٹ سوار ہو گئی ہے۔ جھنجھلاہٹ عموماً مطلق العنان ذہنوں پر اسی وقت سوار ہوتی ہے جب انھیں اپنے خواب پورے ہوتے دکھائی نہیں دیتے۔

ہمیں نہیں معلوم بنی صدر کے ذہن میں کیا خواب تھا اور درحقیقت وہ کیا چاہتے تھے؟ اس کے باوجود دلوں میں ان کے لئے ہمدردی کے جذبات تھے کہ وہ اقتدار پر قبضہ کرنے کے لیے جو اکثریت کی ضرورت ہوتی ہے وہ بنی صدر سے ہٹ گئی۔ برطرفی کا فیصلہ ہوتے ہی وہ منظر سے غائب ہو گئے۔ انھوں نے عوام کا سامنا نہیں کیا۔ وہ چھپ گئے۔ انھیں ڈر تھا کہ انقلابیوں کے ہاتھ لگتے ہی وہ مار ڈالے جائیں گے۔ اگر بنی صدر اپنے موقف پر سچے تھے تو انھیں عوام کا سامنا کرنا چاہیے تھا، اگر وہ واقعتاً انقلابی تھے تو انھیں موت سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں تھی۔ کافی دنوں کی خاموشی کے بعد ایک روز وہ سیاہ لبادے میں بیویوں، اپنے چہرے سے مردانگی کی علامت مٹا کر طیارے کے غسل خانے میں چھپ کر پیرس پہنچ گئے۔ چنانچہ پیرس کے کسی مکان میں آرام دہ صوفے پر بیٹھے اپنے انقلابی خیالات کا پرچار کر رہے ہیں، اب انھیں کسی قسم کا خطرہ لاحق نہیں ہے، کیونکہ بنگلے سے باہر پیرس کی بہترین پولیس ان کی حفاظت کے لئے دن رات موجود ہے۔ ان کے انقلابی خیالات کو دنیا بھر میں پھیلانے کے لیے غیر انقلابیوں کے اخبارات اور رسائل، ریڈیو اور ٹیلی ویژن حاضر ہیں۔

بنی صدر بنیادی طور پر دانشور ہیں۔ اور دانشور کا کام معاشرے اور دنیا کو اچھے اچھے خیالات فراہم کرنا ہوتا ہے۔ دانشوروں کی ناقدانہ آنکھ چیزوں کے عیوب کو نمایاں اور اجاگر کرتی ہے۔ سو یہ کام بنی صدر بڑی خوش دلی سے انجام دے رہے ہیں۔ انھیں آیت اللہ بہشتی، محمد علی رجائی، جواد باہنر اور دوسرے انقلابیوں کی شہادت سے کوئی دلچسپی نہیں۔ وہ ان افراد کو خمینی صاحب کے پتے تصور کرتے ہیں جو جھڑ چکے ہیں اور جو باقی رہ گئے ہیں، ان کے جھڑنے کا انتظار۔

بنی صدر اب صحرا میں منڈلانے والے گدھ کی مثال بن چکے ہیں، جو مسافروں کے دم توڑنے کا منتظر رہتا ہے، تاکہ ان کی غذا سے اپنی بھوک مٹا سکے۔ بنی صدر کو بھی ایسے ہی اقتدار کی بھوک لگی ہوئی ہے۔ اقتدار کی بھوک دنیا کے تمام قسم کی بھوکوں میں سب سے زیادہ ہولناک ہوتی ہے۔ یہ آدمی کو اندھا کر دیتی ہے اور پھر بزدل بنا دیتی ہے۔

بنی صدر اقتصادیات کے ماہر ہیں۔ لہٰذا انھیں اپنے نفع نقصان کا بھی خوب اندازہ ہے۔ وہ ہمیشہ نفع کا سودا کرنا چاہتے ہیں اور شہرت میں اپنا نام پہلے نمبر پر دیکھنے کے خواہاں ہیں۔ المیہ یہ ہے کہ ان میں انتظامی صلاحیتیں موجود نہیں ہیں۔ اسی لئے انھوں نے نہ کبھی اپنی کوئی سیاسی جماعت بنائی اور نہ ہی آئندہ بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ وہ تو بس سیڑھیوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ پہلے انھیں آیت اللہ خمینی دکھائی دیے۔ اب تنظیم خلق ایک مضبوط سیڑھی کے طور پر ملی ہے۔ چونکہ سیڑھی نہ مسلمان ہوتی ہے نہ اشتراکی۔ وہ صرف سیڑھی ہوتی ہے جو اوپر پہنچنے میں مدد دیتی ہے۔ اسی لئے انھوں نے تنظیم خلق کی سیڑھی کو استعمال کرنے کے لئے قبول کیا ہے۔ تاہم وہ یہ بھول گئے ہیں کہ اگر سیڑھی دوسروں کی ہو تو کسی بھی وقت نیچے سے کھینچی جا سکتی ہے۔ ایک دفعہ کے تجربے سے بھی انھوں نے یہ بات نہیں سیکھی۔ اگر دوسری بار تنظیم خلق نے بھی یہی عمل ان کے ساتھ دوہرایا تو انھیں نیچے گرنے سے بچانے کے لیے کوئی نہیں آئے گا۔

شعر — علامہ اقبالؒ

نمایاں ہو کے دکھلا دے کبھی اُن کو جمال اپنا
بہت مدت سے چرچے ہیں ترے باریک بینوں میں
کسی ایسے شرر سے پھونک اپنے خرمنِ دل کو
کہ خورشیدِ قیامت بھی ہو تیرے خوشہ چینوں میں

نور بصیرت

میاں عبدالرشید

عید قرباں

عید الفطر کی طرح رمضان المبارک کے روزوں کے دوران حاصل شدہ تقویٰ ہے۔ عید الاضحیٰ کی طرح حق تعالیٰ کے حضور اپنی ہر شے، یہاں تک کہ جان اور بیٹے بھی قربان کر دینے کا عزم جزم ہے۔ جانور کی قربانی اس کی علامت اور تمثیل کے طور پر پیش کی جاتی ہے۔ بعض لوگ جذبہ کو روپوں کے حساب سے دیکھتے ہیں، حالانکہ اعلیٰ جذبات انمول ہیں۔ ان کی قیمت روپے پیسے میں نہیں لگائی جا سکتی۔ اگر ایسا ہو تو پھر نعوذ باللہ حج میں قارون اکیلا اور نماز پنجگانہ میں زندگی کا قیمتی وقت ضائع نظر آئے گا۔ بات مادی نظر کی ہے۔ روحانی نظر ہو تو ان چیزوں میں اور رنگ نظر آتا ہے۔ آزادانہ یا پست پرستانہ نظر ہو تو پھر انسان انہیں کچھ اور سمجھتا ہے۔ "آفلین" یا غروب ہو جانے والوں کی محبت ہو تو معیار اور ہو گا۔ حی و قیوم غالب واحد سے عشق ہو تو معیار اور ٹھہرے گا۔ شمع کا معیار اور ہو گا۔ پروانے کا معیار اور ہو گا۔ ہوس کی آگ اور ہو گی۔ عشق کا نور اور ہو گا۔

اب شریعت محمدیؐ میں ایسی قربانی کی اجازت نہیں، جس میں کسی شخص کو قربان گاہ پر بٹھا کر اس کے گلے پر چھری پھیر دی جائے۔ البتہ مسلم میں اب قربانی کی صورت یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں قتال کیا جائے اور اس کے دوران اپنی اور اپنے بیٹوں کی جانیں پیش کی جائیں۔ اللہ کے مخالفوں کو قتل کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہادت پائی جائے۔

لیکن ایک اور قربانی بھی ہے جس کے بغیر کوئی قربانی مقبول نہیں اور وہ اپنے نفس کی قربانی ہے۔ اپنی نفسانی خواہشات کی قربانی ہے۔ اور شاید یہی وہ قربانی ہے جس کی اس وقت ہمیں سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ قتال میں تو صرف ایک بار شہادت نصیب ہوتی ہے، جو جہادِ نفس میں بار بار شہادت ملتی ہے اور بار بار نئی زندگی عطا ہوتی ہے۔

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را
ہر زماں از غیب جانے دیگر است

اونچے درجے کے لوگ:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"کیا میں تمہیں وہ کام نہ بتاؤں جن سے اللہ تعالیٰ عمارتوں کو بلند اور درجات کو بڑھاتا ہے" لوگوں نے کہا "اے اللہ کے رسول ضرور بتلائیے" آپ نے فرمایا: "جو تم سے جہالت برتے تم اس کے ساتھ بردباری سے پیش آؤ، جو تم پر ظلم کرے اس کو معاف کر دو، جو تم کو نہ دے اس کو دو، جو رشتہ دار تمہارے حقوق ادا نہ کرے تم اس کے حقوق ادا کرو۔ ان سب کاموں سے آدمی کے درجے جنت میں بلند ہوتے ہیں۔"

ایک غریب الوطن کلمہ گو کی اپنے اصل وطن کی طرف مراجعت کی رُوداد

سائے ہیبت کے پھوار رحمت کی

لالۂ صحرا سے ... ترتیب سفرنامۂ حج کا ایک باب

۱

شب کے آٹھ بجے کا عمل ہے، میں ایک نئے دیس کے کیمپ میں کھڑا ہوں، کیمپ کے اندر سے جو منظر اُبھرتا ہے وہ عجیب تاریخ ہے ... لیکن یہاں آج کے کیمپ میں ... بلند و بالا عمارات ہیں، سبزہ زار ہیں ... بازار ہیں جن میں انواع و اقسام کا سامان ... ہے ... کیمپ میں چاروں طرف ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ... سفید چادریں ... ایک فقیر ... ایک صدا بلند ہوتی ہے ... "حاضر ہوں، میں حاضر ہوں!" ... حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں ... سلطنت تیری ہے اس میں تیرا کوئی شریک نہیں!"

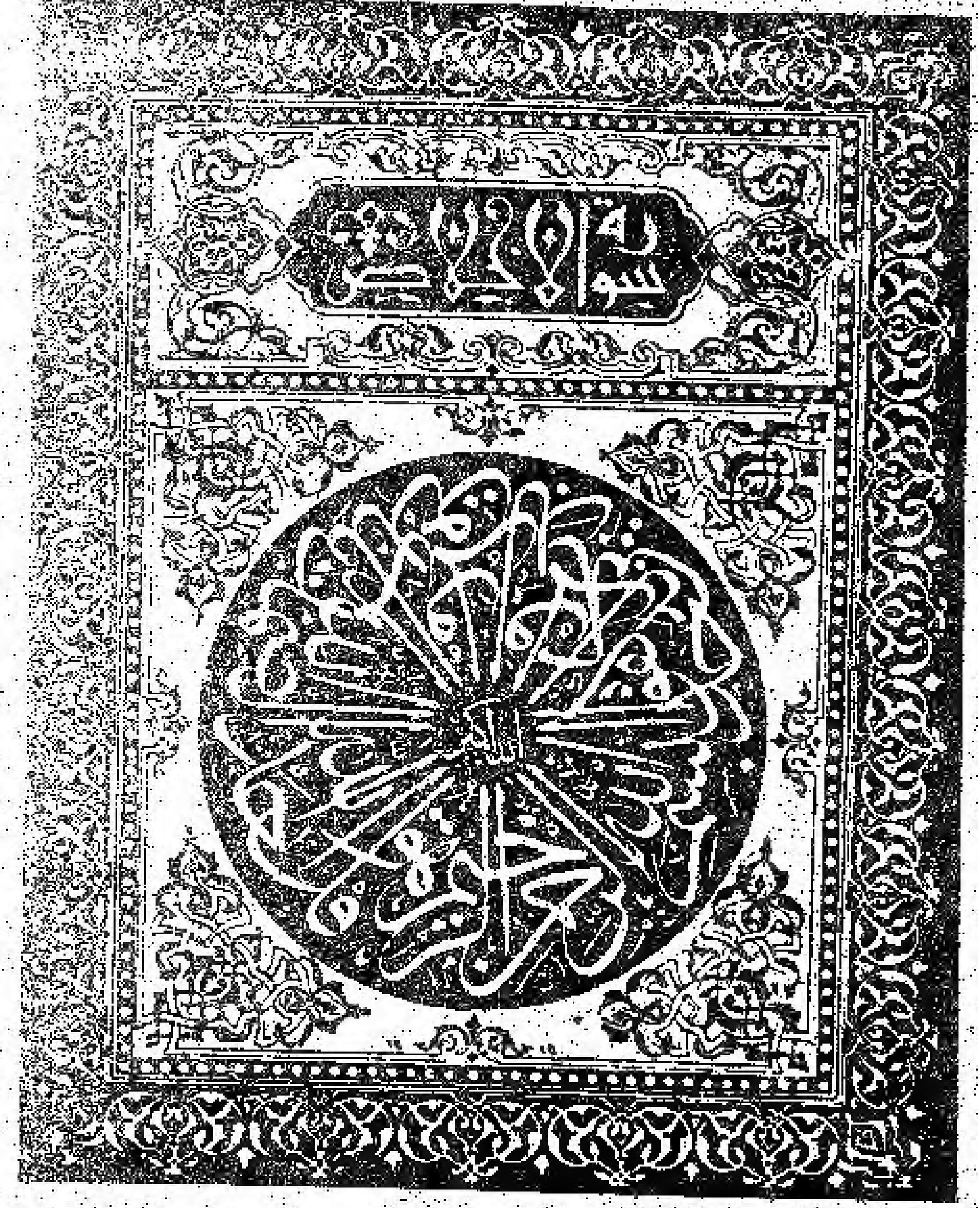
لگی تھی کل سے ... اور فضا میں ... یہ دیس مجھے ... کھا جاتا ہے ... اور دنیا کا سب سے پہلا معبد ... کعبۃ اللہ

بلندی کی جانب اس پکار کی ... خدا وند کے گھر کی جانب ... کرتے ہیں ... "حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، حاضر ہوں ... سلطنت تیری ہے اس میں کوئی تیرا شریک نہیں ہے۔"

خطۂ پاک سے اپنے اصل وطن دیارِ حجاز میں آج ... پاکستانیوں میں سے ایک میں بھی ہوں ...

> اس دیس میں ہر انسان کا ایک ہی رنگ ہے
> اللہ کا رنگ اور ایک ہی نسل ہے
> آدم کی نسل

> میں سوچتا ہوں دنیا میں مسلمان ملکوں کا الگ الگ وجود اور
> اس پر اصرار کہیں شیطان کی صنعت کاری اور نو سرمایہ کاری تو نہیں



... جاں کیا مزا ... آپ ... حضرت ابراہیمؑ نے رسیوں سے ان کے ہاتھ پاؤں باندھے، چھری تیز کی ... قربان ہو رہا ہے ... خدا وند کریم کے حکم کی تعمیل میں اپنے بیٹے کی گردن پر چھری چلائی ... ابراہیمؑ تو نے اپنا خواب سچا کر دکھایا ...

سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام ...

... جانور ہے ...

جن جانوروں کی قربانی جائز نہیں

... ایسے تمام جانوروں کی قربانی نہیں دی جا سکتی ...

قربانی کا وقت

شہر یا قصبہ کے لوگ نمازِ عید سے قبل قربانی نہیں کر سکتے ... دیہات کے لوگ ... نمازِ عید سے پہلے بھی قربانی کر سکتے ہیں۔

تکبیرات تشریق

مسائل قربانی

قربانی کی فضیلت

بقرعید

ادب و ثقافت

تازہ بہ تازہ، نو بہ نو

نمائندہ خصوصی

ادبی منظر

ماہنامہ "نقوش" نے اپنا ادبی معرکہ نمبر شائع کیا ہے۔ محمد طفیل کی ادارت میں شائع ہونے والے اس ادبی جریدے نے اس نمبر سے پہلے بھی کئی اہم نمبر نکالے ہیں جو ادب کا اثاثہ ہیں۔ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ موجودہ ادبی معرکے نمبر دو جلدوں میں ہے لیکن اس کی قیمت زیادہ ہے۔ فقط ڈیڑھ سو روپے!

[illegible]

حال ہی میں ترجمان القرآن لاہور نے سالانہ خاص نمبر اردو ڈائجسٹ نے اس ماہ قائد انقلاب سید ابوالاعلیٰ مودودی کی یاد میں ایک ضخیم "سید مودودی نمبر" شائع کیا ہے، جس میں حسب روایت مولانا کے متعلق کئی اہم مضامین شامل ہیں۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی کی شخصیت، ان کے اسلوب اور ان کے تعمیری کارناموں کے بارے میں پاکستان کے معروف ادیبوں، دانشوروں مثلاً ابوالفضل صدیقی، ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی، قدرت اللہ شہاب، حبیب اللہ اور الطاف گوہر جیسے مشاہیر نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ [illegible] کے علاوہ ان کا ایک مضمون بھی شامل اشاعت ہے جس کی [illegible] اس کے علاوہ اردو ڈائجسٹ کے چند دلچسپ سلسلے اور اداریہ بھی قابل مطالعہ ہیں۔

ایک نیا کتابیاتی سلسلہ

"اسلامک کونسل آف یورپ" ایک سہ ماہی مجلہ
"NEW BOOKS QUARTERLY"
[illegible]

مختصر اسلامی انسائیکلوپیڈیا

[illegible]

تین شاعروں کا اجتماع

[illegible]

تقریب منعقد ہوئی اس تقریب میں کتاب اور صاحب کتاب کے علاوہ خیبر العزیز خالد کی شخصیت پر بھی بھرپور خراج تحسین پیش کیا گیا۔ ملاحظہ فرمایئے۔ پروفیسر سید قوی احمد پرنسپل گورنمنٹ سندھ کالج آف کامرس (کستم بی) کے مضمون سے ایک اقتباس "اصل میں عبدالعزیز خالد کو جن شاعروں کا حسین اجتماع سمجھنا چاہیے ان میں ایک اقبال، دوسرا غالب اور تیسرا جوش... غالب کی مشکل پسندی اور جذبات اقبال کی قومی شاعری اور عشق رسول اور جوش کا زبان دانی اور تراکیب کا استعمال اگر یکجا کر دیا جائے اور اس میں عربی زبان کا حسن، بلاغت، وسعت فراخ کی نصیب ہو جائے تو اس کا نام عبدالعزیز خالد ہے"۔

شراب اور مشاعرے

ایک زمانہ تھا کہ معاشرے ہماری تہذیب کی ایک نمایاں اور دلکش روایت سمجھے جاتے تھے لیکن اس کے ساتھ ایک روایت بھی ان سے کسی طرح وابستہ ہو گئی تھی کہ بغیر شراب کے مشاعروں کا انعقاد اور ان کی کامیابی محال سمجھی جانے لگی۔ چنانچہ جہاں کہیں بڑے پیمانے پر مشاعرے منعقد ہونے لگے ان میں بیشتر اکثر مشاعروں میں شراب نوشی کا اعادہ باقاعدہ طور پر ہوتا رہا ہے۔ ملک میں جب سے شراب پر پابندی عائد ہوئی ہے۔ اس روایت میں پہلے جیسی باقاعدگی نظر نہیں آتی لیکن پھر بھی چند ایک مشاعروں کے بارے میں اب بھی کچھ نہ کچھ سننے میں آ جاتا ہے۔

اس سلسلے میں گزشتہ دنوں صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق نے تمام ایسے ادبی و ثقافتی اداروں کو جو مشاعرے منعقد کرتے ہیں اور تمام تاریخی اداروں کو ایک مراسلہ بھیجا ہے [illegible]

خود کلامی

[illegible]

اشفاق حسین لندن میں

لندن — (نمائندہ جنگ) اردو کے مشہور ادیب اور ڈرامہ نگار مسٹر اشفاق حسین لندن پہنچ گئے ہیں۔ ان کا قیام ممتاز شاعر حسن اجمل مسرت کے ہاں ہے۔ مسٹر اشفاق حسین لندن میں چند ماہ قیام کریں گے۔

غزل

ماجد الباقری

مت بلندی سے بلا جیل کے اس پار مجھے
الٹے پانی میں نظر آتے ہیں کہسار مجھے

سائے بڑھتے ہیں تو ہے خوف کہ ڈر جاتا ہوں
اپنے پیروں میں نظر آتی ہے دستار مجھے

جلتے صحرا میں در و بام بنا جاتی ہے
دیکھتی رہتی تھی چپ چاپ جو دیوار مجھے

تتلیاں کوہ پہ یلغار کیا کرتی ہیں!
لفظ جب دے کے چلے جاتے ہیں تلوار مجھے

بھولنے والوں میں گزار رہا ہوں جاہل بن کر
عقلمند آج بھی کہتے ہیں سمجھدار مجھے

کوئی دیوار نہیں میں تو فقط ذرہ ہوں
کس کی ہمت ہے جو کر سکتا ہے مسمار مجھے

کوئی بھی شخص نہ تھا راہنمائی کو مری
بس کتابوں کا سلسلہ راہ میں انبار مجھے

کتنے پھولوں کی مہک جذب ہوئی تھی اس میں
گیلے پتھر سے بلاتی رہی مہکار مجھے!

خواب سے چونکا ہوں صدیوں کا سفر طے کر کے
روشنی بخشی ہے ٹھہری ہوئی رفتار مجھے

دل کے جنگل میں بسیرا ہے شب دراز مرا
لوگ بستی میں پکڑ لاتے ہیں بیکار مجھے

آنکھ جھپکی تھی کہ دنیا ہی نئی تھی ماجد
فاصلے ٹوٹ کے کرتے ہیں خبردار مجھے

در بیانِ دال

بہت سے دوستوں اور مہربانوں نے پوچھا ہے کہ تم نے دال کے بحران پر قلم کیوں نہیں اٹھایا؟ ہم ان دوستوں اور مہربانوں سے پوچھا کرتے ہیں کہ ہم نے قلم اٹھایا کس بحران پر ہے؟ دال کے علاوہ جو بحران ہمیں درپیش ہیں ان میں بیشتر تو کھانا بحران ہے۔ ان دنوں تو ہم اٹھا تا [illegible] کے مجاز کا دعویٰ کے ساتھ جو مرتبہ اپنے ایک بار پھر غیب کا دعوی ہونے کا حلف اٹھایا ہے لیکن اس بار بار کے حلف کے باوجود وہ ہم پر اعتبار نہیں کرتے۔ ہماری تحریر کے لفظ لفظ کی جو اہر تلاشی لیتے ہیں۔ ایک ایک حرف کا نفسیاتی تجزیہ کیا جاتا ہے کہ اس میں ملک و قوم کی دشمنی کا کوئی نفسیاتی پہلو تو پوشیدہ نہیں۔ [illegible] اس دال میں جب تک یہ وجہ داور جستقبل کا بحران درپیش ہے وہ دال پر کیا لکھے گا۔ لیکن ان مہربانوں کو پھر بھی یقین نہیں آتا وہ کہتے ہیں ہمارا دال پر قلم نہ اٹھانے کی ضرور کوئی وجہ ہے دال میں ضرور کہیں کچھ کالا کالا ہے۔ [illegible] دال پر قلم اٹھا رہے ہیں ہاتھ با انگشت مرگ نہیں اٹھا رہے اور پیشگی حلف اٹھاتے ہیں [illegible]

ہمیں بچپنا تھا ہم نے ہمیشہ گھر کی مرغی کو دال کے برابر سمجھا اور کبھی بھی گھر کی دال کو مرغی کے برابر نہیں جانا۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ انگریزوں کی یہ عظیم تعلیم زندگی بھر ہمارے ساتھ رہیں تو ہمیں اپنا رویہ تبدیل کرنا ہوگا اور گھر کی ان کو مرغی بلکہ مرغی کے انڈے کے برابر سمجھنا ہوگا۔ اس کی دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ دال نے بھی ہوتے لوگ اور بڑے گھر دیکھ لئے ہیں اور اب اسے اپنے گھر کا راستہ بھول گیا ہے وہ اپنے گھر واپس نہیں آنا چاہتی۔ دال نے جب تک بیس بائیس گریڈ کے افسروں کے دفتر نہیں دیکھے تھے۔ ان سے رابطہ قائم نہیں کیا تھی عام آدمی سے قریب تھی اب دو طرفوں کی قربت سے عام آدمی سے دوری تو ہو گی۔ [illegible] دال کے تعلقات ۲۲ گریڈ تک بلند ہو گئے ہیں۔ اب وہ زمین پہ قدم کیوں رکھے دھوپ میں پل کر جوان ہونے کے بعد پاکر کے محفوظ کمروں میں قیام و طعام کے بعد ان سے باہر کیسے آئے۔ اب

دید شنید

رفیق ڈوگر

[illegible]

قرۃ العین حیدر بنام پروین شاکر





بمبئی کے رسالے "فن اور شخصیت" کے آپ بیتی نمبر میں قرۃ العین حیدر کا آپ بیتی شائع ہوا ہے جس میں قرۃ العین حیدر نے لکھا ہے کہ:

"میں ہر کسی وناکس کو بہت اچھا سمجھتی ہوں اور ان کی اصلیت سمجھ نہیں پاتی۔ مثال کے طور پر چند ماہ قبل ایک مشہور شاعرہ کراچی سے چار دن کے لیے تشریف لائیں۔ مجھ سے ملنے آئیں۔ میں حسب عادت ان سے نہایت خلوص اور اپنائیت سے ملی۔ دو تین مرتبہ کی سرسری ملاقات کے بعد کراچی واپس جا کر انہوں نے میرے متعلق ایک نہایت بھیانک اور گھناؤنی نظم لکھ کر چھپوا دی جس میں میری شخصیت کو تو ڑ مروڑ کر پیش کیا اور میں متحیر ہو گئی کہ ایسا کس وجہ سے کیا؟ افسوس ہے کہ اس طرح انہوں نے اپنے TWISTED MIND اور بیمار ذہن کا مظاہرہ کیا"۔

یہاں ہم وہ نظم جس کا ذکر قرۃ العین حیدر نے کیا ہے، پروین شاکر کے تازہ شعری مجموعہ "صد برگ" میں شامل ہے۔ قارئین کی دلچسپی کی خاطر اسے ناشر کے شکریے کے ساتھ نقل کرتے ہیں:

قرۃ العین حیدر

جیون زہر کو منہ کرامت بجھانے والی مومنہ
جو ایک پیالہ ہاتھوں میں لیے پیاسی کھڑی ہے
وقت کا راہبر گھونٹ یہ گھونٹ جیرے
جا رہا ہے،
دل بھی پیاسی دیکھو وہ کیسی
پیاس سے بیکل ہے — اور جیسے
ابھی پیاس کر چکے،
اس کے سانولے جسم کی جیبھ پہ کانٹے پڑے
ہوئے ہوں۔

ساگر اس کا جسم جیون
اور جل کو اس سے بیر
ریت پر چلتے چلتے اب تو جلنے لگے
ہیں پیر
ریت بھی ایسی جس کی چمک سے
آنکھیں جھلس گئی ہیں۔
طیب مزاق کی دعا قبول ہوئی آخر
آب زر سے نام لکھے جانے کی تمنا بھی
بر آئی — لیکن
پیاسی آتما سونے کیسے پائے؟
اگلے ستاروں کو روشنی بانٹنے والا
سورج
اپنے ریب کی تاریکی کو
کس ناخن سے چھیلے
شام آتے آتے کالی دیوار سے اور بھی
ہو جاتی ہے!

[illegible]

(حقیقی، شفیق الرحمٰن)

خدا مجھے کبھی بنا [illegible]

جماعت اسلامی امریکی اسلحہ کی خریداری کے سمجھوتے کی حمایت کرتی ہے

افغانستان کے مسئلہ پر بھی جماعت حکومت کی پالیسی کی حامی ہے

مارشل لاء حکومت میں جماعت کی شمولیت صحیح تھی ۔ میاں طفیل محمد

لندن ۔ امیر جماعت اسلامی میاں طفیل محمد نے کہا ہے کہ ان کی جماعت امریکہ سے اسلحہ کی خریداری کے سمجھوتے کی پوری حمایت کرتی ہے۔ میاں طفیل محمد نے جو پیرس میں اسلامی حقوق انسانی سے متعلق کانفرنس میں شرکت کرنے کے بعد چند روز کے لئے لندن آئے ہوئے ہیں کہا کہ پاکستان کو یہ حق ہے کہ وہ اپنے دفاع کو مضبوط بنانے کے لئے جہاں سے بھی اسلحہ ملتا ہے اسلحہ حاصل کرے۔ [illegible]

میاں طفیل محمد نے کہا کہ جماعت اسلامی افغانستان کے بارے میں حکومت کی پالیسی کی بھرپور حمایت کرتی ہے۔ [illegible]

ایک سوال کے جواب میں امیر جماعت اسلامی نے کہا کہ مارشل لاء کی حکومت میں جماعت اسلامی کی شمولیت کا فیصلہ بالکل صحیح تھا۔ [illegible]

۲۳ انسانی حقوق

لندن ۔ اسلامی کونسل آف یورپ کی "اسلام میں انسانی حقوق" پر منعقدہ کانفرنس میں ایک ۲۳ نکاتی چارٹر کی منظوری دی گئی ہے۔ [illegible]

تمام سرکاری خط و کتابت اردو میں کرنے کی ہدایت

دفتری کارروائی اور مسودہ کی تیاری بھی اردو میں کی جائے ، گورنر پنجاب

لاہور ۔ گورنر پنجاب لیفٹیننٹ جنرل غلام جیلانی خان نے تمام محکموں کے سربراہوں کو ہدایت کی ہے کہ حکومت پاکستان کی جانب سے اعلان کردہ قومی پالیسی کے مطابق اردو کو سرکاری زبان کے طور پر اختیار کرنے کے لئے جاری کی گئی ہدایات پر پوری طرح عمل کیا جائے۔ [illegible] تمام سرکاری خط و کتابت ، دفتری کارروائی اور مسودوں کی تیاری اردو میں کی جائے۔ [illegible]

پولیس کی من مانی سے شرعی عدالت کی کارکردگی متاثر ہوئی ہے

حدود مقدمات کا اندراج حدود آرڈیننس کے تحت کیا جائے ۔ جسٹس محمد صدیق

[illegible]

[illegible]

بھارت میں مسلمانوں کی نسل کشی کی منظم مہم چلائی جارہی ہے

ہر طرف تباہی کی داستان بکھری ہوئی ہے ، جنتا پارٹی کے رکن پارلیمنٹ کی رپورٹ

[illegible]

بڑودہ میں ہندو مسلم فسادات

پانچویں روز بھی جاری ہے

پولیس فائرنگ میں ۔۔۔ افراد زخمی

[illegible]

مختصر مختصر اشتہارات

ضرورت رشتہ

پاکستان کے شیعہ پنجابی گھرانے سے تعلق رکھنے والی ۱۹ سالہ ، قبول صورت ، خوب سیرت ، تعلیم یافتہ ، سلیقہ شعار ، کینیڈین شہریت رکھنے والی لڑکی کے لیے کسی ایسے نوجوان کا رشتہ درکار ہے جو تعلیم مکمل کرچکا ہو یا عنقریب مکمل کرنے والا ہو اور ہوسکے تو شیعہ عقیدے سے ہی تعلق رکھتا ہو۔ پہلے ہی خط میں مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیے :

N. B. c/o al-Hilal

•

۲۸ سالہ ، طلاق شدہ ، مسلمان ، ملازم سرکار انجنیئر کیلیے ، سمجھدار ، تعلیم یافتہ لڑکی کا رشتہ مطلوب ہے ، عمر ۲۵ سال کے اوپر ہو۔ تفصیلات کے لیے خط لکھئے :

Q. K. c/o al-Hilal

•

ٹورانٹو میں مقیم پاکستانی خاندان کے ۲۲ سالہ لڑکے کیلیے امیگرنٹ لڑکی کا رشتہ مطلوب ہے۔ لڑکا پاکستان میں مقیم ہے۔ تفصیلات کے لیے فون کیجیے یا خط لکھئے :

(416) 536-7811

N. Q. c/o al-Hilal

•

مسلم ، سنت الجماعت ، شریف الخاندان ، کینیڈین شہری ، تعلیم یافتہ ، قبول صورت ، ہندوستانی ، کم عمر دوشیزہ کے لیے اندرون ۲۵ سالہ انجنیئرنگ یا میڈیسن کے گریجویٹ یا طالب علم کا رشتہ مطلوب ہے۔ خواہشمند مکمل تفصیلات کے ساتھ پتہ ذیل پر خط لکھیں :

786/92
c/o al-Hilal

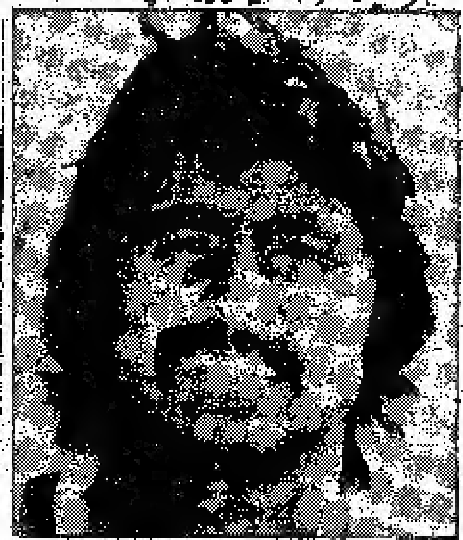
MATRIMONIAL

Matrimonial correspondence is requested for a young Muslimah from Pakistan. 29 years, well educated and mature, attractive, Canadian citizen. Respondants must be urdu speaking muslims, well educated and established professionals. Seekers of marriage of convenience need not reply. Please send pertinent particulars and photograph with first letter.

A. J. C/O AL-HILAL

مختصر اشتہارات کا معاوضہ صرف ۵ ڈالر ہے جس کی پیشگی ادائی ضروری ہے۔

دورۂ آسٹریلیا کے لیے جاوید میانداد کو کپتان بنا دیا گیا


جاوید میانداد

تسلیم اور صادق غائب کر دیے گئے

یورپ میں مقیم پاکستانیوں کا کنونشن ۸ جنوری کو مانچسٹر میں ہو گا

دوسرا کنونشن وسط جنوری میں ۔۔۔ میں منعقد ہو گا

داڑھی اور پردہ شاوات کو پسند نہیں

حجاب پہننا بھی ممنوع قرار دیا گیا

مصر کو مغربی سرمایہ کاروں کے حوالے کیا جا رہا ہے

برطانوی وزیراعظم مسز تھیچر ۱۸ اکتوبر کو سہ روزہ دورے پر پاکستان پہنچیں گی



لندن ۔۔۔ سرکاری حلقوں میں یہاں باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کی وزیراعظم مسز تھیچر ۱۸ اکتوبر سے ۔۔۔ اکتوبر تک پاکستان کا دورہ کریں گی۔ خیال ہے کہ مسز تھیچر کے مجوزہ دورہ پاکستان کی تاریخ کا سرکاری اعلان ایک دو دنوں میں کر دیا جائے گا۔

جنرل ایورن پاکستان کا دورہ کریں گے

انقرہ ۔۔۔ (رائٹر) ترکی کے حکمران جنرل کنعان ایورن دسمبر میں پاکستان کا دورہ کریں گے۔ گزشتہ سال ستمبر میں جمہوری حکومت کا تختہ الٹ کر برسراقتدار آنے کے بعد جنرل ایورن کا یہ پہلا غیر ملکی دورہ ہو گا۔

بھارت میں عرب شیوخ کے مشاغل

عید مبارک

کارٹونسٹ جاوید اقبال









ایران میں صرف اسلام کو متاعِ حیات مان لیا گیا ہے!

بم کے دھماکوں میں قیمتی جانوں کے اتلاف کے باوجود، انقلابی عمل جاری ہے

ڈاکٹر غیاث الدین صدیقی ڈائریکٹر اینڈ منسٹر مسلم انسٹی ٹیوٹ۔ لندن، انگلینڈ، گزشتہ چند ہفتے ایران کی موجودہ حالات پر ایک تحقیقی دورہ کرنے کے بعد پاکستان تشریف لے گئے جہاں پر انہوں نے حسب ذیل انٹرویو دیا جو روزنامہ جنگ، پاکستان میں شائع ہوا۔ چونکہ انٹرویو کے بہت سے اہم نکات حکومت پاکستان کی سنسر شپ نے حذف کر دیئے ہیں۔ عزیزی ڈاکٹر صاحب کی رپورٹ سے تفصیلات کر مملکت اسلامیہ ایران کے صحیح حالات کا اندازہ کرنے میں بڑی مدد ملے گی۔ (مدیر الہلال)



ڈاکٹر ایم غیاث الدین

سوال: ڈاکٹر صاحب اسلامی جمہوریہ ایران میں آپ نے کیا دیکھا؟

جواب: انقلاب نے ایران عوام کے ذہنوں میں رچا اور بسا ہوا اور انہوں نے اسلام کی سربلندی و سرفرازی کے ...

[illegible]



ایران میں ہوا کہ تہرہ کو صدارتی انتخاب ہوگا۔ ایک بچی ایک صدارتی امیدوار سید علی خامنہ ای کی تصویر اٹھائے جا رہی ہے

س: کیا ایران میں عام آدمی کی جان و مال و عزت و آبرو محفوظ ہے؟

ج: بالکل محفوظ ہے۔

[illegible]

سنسر شدہ

[illegible]

سنسر شدہ

[illegible]

سنسر شدہ

منتخب افسانہ —— سعادت حسن منٹو



مس ایڈنا جیکسن

کالج کی پرانی پرنسپل کے تبادلے کا اعلان ہوا تو طالبات نے بڑا شور مچایا وہ نہیں چاہتی تھیں کہ ان کی محبوب پرنسپل ان کے کالج سے کہیں اور چلی جائے۔ بڑا احتجاج ہوا یہاں تک کہ چند لڑکیوں نے بھوک ہڑتال بھی کی مگر فیصلہ اٹل تھا ان کا جذباتی پن تھوڑے عرصے کے بعد ختم ہو گیا۔

نئی پرنسپل نے پرانی پرنسپل کی جگہ لی طالبات نے شروع شروع میں اس سے نفرت و حقارت کا اظہار کیا مگر اس نے ان سے کچھ نہ کہا حالانکہ اس کے اختیار میں سب کچھ تھا وہ ان کو کڑی سے کڑی سزا دے سکتی تھی۔

ہر وقت اس کے پتلے پتلے ہونٹوں پر مسکراہٹ تیرتی رہتی وہ سر تا پا تبسم تھی کالج میں کھلی ہوئی کلی کی طرح آتی اور جب واپس جاتی تو دن بھر ہزاروں گرم سرد فضاؤں کے باوجود اس میں مرجھاہٹ کے کوئی آثار نہ ہوتے اس کو خشکی کا اظہار بھی نہیں آتا تھا اگر وہ کبھی وقت اس کا اظہار کرتی تو ایسا معلوم ہوتا کہ اس کو اسے تبدیل کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔

تھوڑے عرصے کے بعد کالج کی طالبات اس کی گرویدہ ہو گئیں ہر وقت اس سے چپٹی رہتیں، ایک دن جب کوئی جلسہ تھا اس اٹنا جیکسن نے تقریر کی اور کہا میں بہت خوش ہوں کہ تم اب مجھ سے نفرت نہیں کرتیں شروع شروع میں جب میں آئی تھی تو تم مجھ سے نفرت کرتی تھیں۔

میں کیا کرتی [illegible] تبدیلیاں ہر جگہ ہوتی ہیں بلکہ زندگی کے ہر شعبے میں اصل میں تبدیلیوں کا نام ہی زندگی ہے تم آج لڑکیاں ہو، بڑی چنچل اور شریر، ایک دن آنے والا ہے جب تم سنجیدہ اور متین مائیں بن جاؤ گی تمہاری گود میں بچے کھیلتے ہوں گے تم سے بھی کہیں زیادہ شریر اور نٹ کھٹ۔ میں تمہاری پرنسپل ہوں لیکن دل میں یہ خیال کبھی نہ لانا کہ میں کوئی ظالم عورت ہوں میں تم سب سے محبت کرتی ہوں اور چاہتی ہوں کہ مجھ سے بھی کوئی محبت کرے۔

یہ تقریر سن کر لڑکیاں بہت متاثر ہوئیں اور مس جیکسن کی محبت میں اور زیادہ گرفتار ہو گئیں سب دل ہی دل میں نادم تھیں کہ انہوں نے ایسی شفیق اور شریف پرنسپل کے آنے پر کیوں اعتراض کیا۔

ایک دن بی اے کی ایک لڑکی طاہرہ جس نے مس جیکسن کی آمد پر آوازے کسے تھے اور بڑے سخت الفاظ استعمال کئے تھے پرنسپل کے کمرے میں داخل ہوئی۔

طاہرہ کا سر جھکا ہوا تھا خوف و ہراس اس کے چہرے پر پھیلا ہوا تھا پرنسپل کاغذات پر دستخط کر رہی تھی، بے حد مصروف تھی، تھوڑی دیر کے بعد جب اس نے طاہرہ کی سسکیوں کی آواز سنی تو اس کو اس کی موجودگی کا احساس ہوا ایک دم چونک کر اس نے اپنا ننھا سا فاؤنٹین پن ایک طرف رکھا اور اس کی طرف متوجہ ہوئی اسے کچھ یاد نہیں رہا تھا کہ اس نے طاہرہ کو بلایا ہے۔

کیا بات ہے طاہرہ؟

طاہرہ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ آپ ... آپ ہی نے تو مجھے یہاں طلب فرمایا تھا۔

ایک لمحے کے لئے مس جیکسن خالی الذہن رہی لیکن اسے فوراً یاد آ گیا کہ معاملہ کیا ہے طاہرہ کے نام ایک مرد کا محبت نامہ پکڑا گیا تھا یا اس کی ایک سہیلی ناہید نے مس جیکسن کے حوالے کر دیا تھا۔

یہ خط اس کی دراز میں محفوظ تھا مس جیکسن نے مسکراتے ہوئے چہرے سے طاہرہ سے مخاطب ہوئے۔

بیٹا! یہ کیا بات ہے؟

اس کے لہجے میں اس نے میز کا دراز کھول کر خط نکالا اور طاہرہ سے کہا۔

لو یہ تمہارا خط ہے، پڑھ لو اور اگر چاہو تو مجھے ساری داستان سنا دو تاکہ میں تمہیں کوئی رائے دے سکوں۔

طاہرہ کچھ دیر خاموش رہی اس کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کیا کہے۔

پرنسپل مس جیکسن نے اٹھ کر اس کے کاندھے پر شفقت بھرا ہاتھ رکھا۔

طاہرہ شرماؤ نہیں ہر لڑکی کی زندگی میں ایسے لمحات آتے ہیں۔

طاہرہ نے رونا شروع کر دیا ایک بڈھا چپڑاسی کسی کام سے اندر داخل ہوا تو مس جیکسن نے اس سے کہا۔

غلام دین ابھی تم باہر ہی ٹھہرو میں بلاؤں گی تمہیں۔

جب وہ چلا گیا تو مس جیکسن نے بڑے پیار سے طاہرہ سے کہا۔

محبت ایک عظیم جذبہ ہے مجھے اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے لیکن تمہاری عمر کی لڑکیاں اکثر دھوکا کھا جایا کرتی ہیں۔ مجھے تمام واقعات بتا دو میں تم سے عمر میں بہت بڑی ہوں مگر مجھ سے آج تک کسی نے محبت نہیں کی لیکن میں نے کئی افسانے اور ناول پڑھے ہیں۔ لیکن بیٹا مجھ سے گھبراؤ نہیں بیٹھ جاؤ۔

طاہرہ اپنے دوپٹے سے آنسو پونچھتی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔

پرنسپل جیکسن اپنی گھومنے والی کرسی پر نشست اختیار کرتے ہوئے اپنی شاگرد سے بولیں۔

اب دیر نہ لگاؤ۔ بتا دو مجھے بہت سے ضروری کام کرنے ہیں۔

طاہرہ کچھ دیر ہچکچاتی رہی لیکن اس کے بعد اس نے اپنا دل کھول کے اپنی پرنسپل کے سامنے رکھ دیا اس نے بتایا کہ ایک نوجوان لیکچرار ہے جس سے وہ ٹیوشن لیتی ہے، قریب قریب ایک سال سے وہ باقاعدہ پانچ بجے اس کے گھر آتا رہا ہے اس کی باتیں بڑی دلفریب ہیں شکل و صورت کے لحاظ سے بھی خوب ہے فارسی کے اشعار کا مطلب سمجھاتا ہے تو ایک نقشہ کھینچ دیتا ہے اس کی زبان میں غضب کی مٹھاس ہے۔

طاہرہ نے مزید بتایا کہ اس کے دل میں اس لیکچرار کے لئے جگہ پیدا ہو گئی آہستہ آہستہ بے قرار رہنے لگی اس کو ہر وقت اس کی یاد ستاتی پانچ بجنے والے ہوتے تو اس کو ایسا محسوس ہوتا کہ وہ مجسم گھڑی بن گئی ہے اس کا دل ٹک ٹک کرنے لگتا۔

وہ اس سے زبانی تو کچھ نہیں کہہ سکتی تھی اس لئے کہ شرم و حیا اجازت نہیں دیتی تھی اس نے ایک رات اس لیکچرار کے نام خط لکھا۔ اس نے اپنی زندگی بھر میں ایسا خط کبھی نہیں لکھا تھا حالانکہ وہ اپنے خاندان میں خط لکھنے کے معاملے میں کافی مشہور تھی کہ ہر بات بڑے سلیقے سے لکھتی ہے لیکن یہ خط لکھتے ہوئے اسے بڑی دقتیں پیش آئیں۔

القاب کیا ہو؟ مضمون کیسا ہونا چاہیئے؟ پھر یہ سوال بھی اس کے در پیش تھا کہ ہو سکتا ہے کہ وہ یہ خط اس کے باپ کے حوالے کر دے۔

وہ ایک عرصے تک سوچتی رہی اس کے دل میں کئی خدشے تھے لیکن آخر اس نے فیصلہ کیا کہ وہ خط ضرور لکھے گی چنانچہ اس نے ناشتے کے بعد کئی کاغذ ضائع کر کے چند سطور اس لیکچرار کے نام لکھیں۔

آپ بڑے اچھے استاد ہیں مجھے اس طرح پڑھاتے ہیں جیسے ...... جیسے آپ کو مجھ سے خاص لگاؤ ہے، ورنہ اتنی محنت کون استاد کرتا ہے۔ میرا تو یہ جی چاہتا ہے کہ ساری عمر آپ میرے استاد رہیں آپ کی شاگرد رہوں میں اس سے زیادہ میں اور کچھ نہیں لکھ سکتی۔

یہ خط اس نے کئی دن اپنے پرس میں رکھا اس کے بعد جرأت سے کام لے کر اس نے کاغذ کا یہ پرزہ اپنے استاد کی جیب میں دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ ڈال دیا۔

دوسرے روز جب وہ شام کو ٹھیک پانچ بجے آیا تو اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا اس کے استاد نے کسی قسم کے ردعمل کا اظہار نہ کیا اسے سخت مایوسی ہوئی دو گھنٹے کے بعد جب وہ چلا گیا تو اس نے بڑے چڑچڑے پن سے اپنی کتابیں اٹھائیں اور اپنے کمرے میں جانے لگی ایک کتاب اس کے ہاتھ سے گر پڑی طاہرہ نے بڑی بے دلی سے اٹھائی تو اس کے اوراق میں سے کاغذ کا ایک تہہ کیا ہوا ٹکڑا نکلا اس نے یہ ٹکڑا نکالا اس پر چند الفاظ مرقوم تھے۔

طاہرہ کے ترشی جذبات پر مرہم کے پھاہے لگ گئے اس کے استاد نے یہ لکھا تھا۔

مجھے تمہاری تحریر مل گئی ہے اس میں سب کچھ سمجھ گیا ہوں، زندگی بھر تمہارا استاد رہنے کا تو میں وعدہ نہیں کر سکتا لیکن خادم ضرور رہوں گا، میں استادی شاگردی سے تنگ آ گیا ہوں تمہاری غلامی اس سے ہزار درجے بہتر ہوگی۔

اس کے بعد دونوں میں کتابوں کے اوراق کی اوٹ میں خط و کتابت ہوتی رہی لیکن طاہرہ کے والدین کو یک لخت شہر چھوڑنا پڑا اس لئے اس کے باپ ظہیر کی تبدیلی کسی سلسلے میں دوسرے شہر میں ہو گئی۔

طاہرہ کو ہوسٹل میں داخل کر دیا گیا جس کی سپرنٹنڈنٹ مس جیکسن تھی، اس کا قیام اسی ہوسٹل میں تھا۔

کالج سے فارغ ہو کر آتی تو اپنے کمرے میں اکثر ناول پڑھتی رہتی عجیب عجیب قسم کے ہوسٹل کی لڑکیاں اس کے پاس آتیں اور اس کے کئی ناول چرا کر لے جاتیں اور مزے لے لے کر پڑھتیں پھر واپس وہیں پر رکھ دیتیں جہاں سے انہوں نے اٹھائے تھے۔

مس جیکسن کو لڑکیوں کی اس شرارت کا کوئی علم نہیں تھا طاہرہ نے بھی کئی ناول پڑھے اور اس کا عشق اپنے استاد کے عشق سے بڑھتا گیا وہ ہوسٹل سے باہر نہیں نکل سکتی تھی اس لئے اس نے ایک خط لکھا اور اسے کسی نہ کسی طریقے سے اپنے استاد تک پہنچا دیا۔

یہ خط جس نوجوان لیکچرار نے جواب میں لکھا وہ غلط ہاتھوں میں پہنچ گیا یعنی ناہید کے پاس جس کو طاہرہ سے صرف اس لئے بغض تھا کہ وہ اس کے مقابلے میں کہیں زیادہ خوبصورت تھی، یہ خط اس نے پرنسپل کے حوالے کر دیا۔

طاہرہ جب اپنی ساری داستان سنا چکی تو مس جیکسن نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد طاہرہ سے کہا۔

اب تم کیا چاہتی ہو؟

مجھے کچھ معلوم نہیں، آپ جو فیصلہ فرمائیں گی مجھے منظور ہوگا۔

مس جیکسن اپنی کرسی پر سے اٹھیں اور کہا نہیں طاہرہ! محبت کے سامنے مجھے کوئی فیصلہ دینے کا اختیار نہیں یہ مذہب سے بھی زیادہ مقدس جذبہ ہے، تم خود بتاؤ۔

طاہرہ نے شرم سے بھیگی ہوئی [illegible] نگاہوں سے بھی جھکا کر صرف اتنا کہا۔

میں ان سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔

مس جیکسن نے ٹھیٹھ پرنسپلانہ انداز میں پوچھا کیا وہ بھی چاہتا ہے؟

اس نے ابھی تک اس خواہش کا اظہار [illegible] لیکن وہ ......

میں سمجھتی ہوں وہ بھی تو تم سے محبت کرتا ہے اسے کیا عذر ہو سکتا ہے۔ لیکن کیا تمہارے والدین رضامند ہو جائیں گے؟

ہرگز نہیں ہوں گے۔

کیوں؟

اس لئے کہ وہ میری منگنی ایک جگہ کر چکے ہیں

کہاں؟

میرے خالہ زاد بھائی کے ساتھ۔

ہم کرسچینوں میں تو ایسا نہیں ہوتا۔

ہمارے ہاں تو اکثر ایسا ہوتا ہے۔

خیر چھوڑو اس بات کو۔ کیا میں تمہارے اس لیکچرار کو اپنے پاس بلا کر اس سے مفصل بات چیت کروں؟ طاہرہ! یہ زندگی بھر کا سوال ہے ایسا نہ ہو کہ کوئی غلطی ہو جائے میں عمر میں تم سے بہت بڑی ہوں میں تمہیں صحیح مشورہ دوں گی، ایک مرتبہ تم مجھے اس سے مل لینے دو۔

طاہرہ نے شکریہ ادا کیا آپ ضرور ملئے۔ لیکن اس سے کہہ دیجئے گا ......

پرنسپل نے بڑی شفقت سے کہا کہ کیوں گھبراتی ہو جو کچھ تم اس سے کہنا چاہتی ہو مجھ سے کہہ دو۔

جی ...... بس صرف یہ کہ اگر اس کے قدم مضبوط رہے تو میں خودکشی کر لوں گی، عورت زندگی میں صرف ایک ہی مرد سے محبت کرتی ہے۔

محبت کا لفظ سنتے ہی پرنسپل مس اڈنا جیکسن کے دل کی دھڑکن اور زیادہ تیز ہو گئی اس نے طاہرہ کے آنسو اپنے رومال سے بڑی شفقت کے ساتھ پونچھے اور رخصت کر دیا۔

اس کے بعد اس نے گھنٹی بجا کر چپڑاسی کو اندر بلایا اس نے بڑے ضروری کاغذات اس کی میز پر رکھے اس نے سرسری نظر سے ان کو دیکھا۔

ایک کاغذ پر طاہرہ کے اس لیکچرار کے نام خط لکھا کہ وہ ازراہ کرم اس سے کسی وقت شام کو ورکنگ ہاؤس میں ملے۔

یہ خط اس نے لفافے میں ڈالا پتہ لکھا اور چپڑاسی سے کہا کہ فوراً سائیکل پر جائے اور یہ لفافہ لیکچرار صاحب کو پہنچا دے۔

چپڑاسی چلا گیا۔

شام کو مس اڈنا جیکسن اپنے کمرے میں بیٹھی پرچے دیکھ رہی تھی کہ نوکر نے اطلاع دی کہ ایک صاحب آپ سے ملنے آئے ہیں۔

وہ سمجھ گئی کہ یہ صاحب کون ہیں، چنانچہ اس نے نوکر سے کہا۔

انہیں اندر لے آؤ۔

طاہرہ کا استاد ہی تھا جو اس کے کمرے میں داخل ہوا مس جیکسن نے اس کا استقبال کیا گرمیوں کا موسم تھا جون کا مہینہ سخت تپش تھی مس جیکسن اس سے بڑے اخلاق کے ساتھ پیش آئی۔ نوجوان لیکچرار بہت متاثر ہوا۔

ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہیں مس اڈنا جیکسن طاہرہ کے بارے میں بات شروع کرنے ہی والی تھی کہ اس پر ہسٹیریا کا دورہ پڑ گیا اس کو یہ مرض بہت دیر سے لاحق تھا۔ لیکچرار بہت فکرمند ہوا۔ مگر میں کوئی ذکر نہیں تھا انہیں لئے کر وہ چھٹی کر کے باہر سرور ہے تھے، اس نے خود ہی چپڑاسی کی سمجھ میں آیا کیا۔

جب کالج گرمیوں کی چھٹیوں کے بعد کھلا تو لڑکیوں کو یہ سن کر بڑی حیرت ہوئی کہ ان کی پرنسپل مس جیکسن سے لیکچرار کی شادی ہو گئی ہے جس کو طاہرہ سے محبت تھی۔

fortnightly
al-Hilal
Vol.10, No.14
October 5, 1981
Phone: 424-1989, 493-4374
50 ¢
338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ont.
Canada M2H 2P6

پاکستان میں فوجی اڈے قائم نہیں کیے جائینگے

امریکی ترجمان

بھارت بڑے پیمانے پر اسلحہ حاصل کر رہا ہے، اس کا واویلا بلا جواز ہے، قیام امن کے لیئے پاکستان کو فوجی و اقتصادی امداد ضروری ہے



جگجیون رام

جگجیون رام کے مسلمان ہونے پر بھارتی لوک سبھا میں ہنگامہ

روس تیل پیدا کرنے والے علاقوں پر قبضہ کرنے سے بھی گریز نہیں کرے گا

پاکستان کو چالیس ایف ۱۶ طیارے ایک سال کے اندر مہیا کر دیئے جائیں گے

واشنگٹن — ریڈیو رپورٹ، امریکی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے واضح طور پر کہا ہے کہ امریکی حکومت پاکستان ...

سکھوں کے مشتعل ہجوم پر پولیس کی فائرنگ ۸ افراد ہلاک

آزاد خالصتان تحریک کے لیڈر سنت جرنیل سنگھ کی گرفتاری کے بعد ہجوم مشتعل ہو گیا

مسلم کی اشاعت بحال ہو گئی

اسلام آباد — ...

بے نظیر کا ضبط

پشاور — صوبہ سرحد کی حکومت نے ...

قابل اعتراض تقریر کرنے پر قید و جرمانہ کی سزا

بادشاہت کے خواب

بھارت کبڈی میں پاکستان سے ہار گیا



جمہوریہ خالصتان کی طرف سے شائع کیا جانے والا ۱۰ پاؤنڈ کا نوٹ

امرتسر میں جمہوریہ خالصتان کے کرنسی نوٹوں کا اجراء

گیارہ نومبر کو گورو نانک کے جنم دن پر دربار ہال امرتسر سے نشریات کا آغاز ہوگا

طلبہ کو قید کوڑوں اور جرمانہ کی سزا